بسم اللہ الرحمن الرحیم   نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم   وعلی عبدہ المسیح الموعود
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
دفتر مجلس انصار اللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA
محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب)   Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

غزوہ بنو مصطلق کے حوالے سے واقعہ افک کا تفصیلی بیان نیز بنگلہ دیش اور پاکستان کے احمدیوں اور مسلم امّہ کے لیے دعاؤں کی تحریک

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 16/اگست 2024 بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: گذشتہ کچھ خطبات سے غزوہ بنو مصطلق کا ذکر ہو رہا تھا۔ جس کی مزید تفصیل میں یہ بات بھی لکھی ہے کہ بنو مصطلق سے واپسی پر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نقیع مقام سے گزرے تو وہاں بہت کشادگی، گھاس اور بہت سے تالاب دیکھے۔ آپؐ کے دریافت کرنے پر بتایا گیا کہ گرمیوں میں اس تالاب کا پانی کم ہو جاتا ہے۔ آپؐ نے حضرت حاطب بن ابی بلتعہؓ کو کنواں کھودنے اور اس مقام کو چراگاہ بنانے کا حکم دیا اور حضرت بلال بن حارث المزنیؓ کو نگران مقرر فرمایا۔ آپؐ نے اُنہیں فرمایا کہ طلوع فجر کے وقت ایک پہاڑ پر ایک شخص کو کھڑا کرو اور جہاں تک اُس کی آواز جائے وہاں تک مسلمانوں کے جہاد والے اونٹوں اور گھوڑوں کے لیے چراگاہ بناؤ۔ آپؐ نے کمزور مرد و عورت اور غریب لوگوں کو اس چراگاہ میں اپنی بھیڑ بکریاں چرانے کی اجازت بھی دی۔ یہ چراگاہ حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت تک برقرار رہی اور بعد ازاں گھوڑوں اور اونٹوں کی تعداد بڑھنے کی وجہ سے جگہ تبدیل ہو گئی۔

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم صحابہ کو چاق و چوبند اور تازہ دم رکھنے کا بڑا اہتمام فرمایا کرتے تھے اور وقتاً فوقتاً اُن میں کھیل کے ایسے مقابلے کرواتے رہتے جن میں شجاعت، جوانمردی، ایمانی اور جہادی تربیت کا پہلو غالب تھا۔ چنانچہ غزوہ بنو مصطلق سے واپسی پر نقیع کے مقام پر آپؐ نے صحابہؓ کے درمیان گھوڑوں اور اونٹوں کی دوڑ کا مقابلہ بھی کروایا۔ آپؐ کی اونٹنی قصواء سب اونٹوں سے آگے نکل گئی اور آپؐ کا گھوڑا ظرب بھی سب گھوڑوں سے آگے نکل گیا۔ اسی جگہ آپؐ نے حضرت عائشہؓ سے بھی دوڑ کا مقابلہ کیا اور اس مقابلے میں آپؐ اُن سے آگے نکل گئے اور فرمایا کہ یہ اُس دفعہ کا بدلہ ہے جب تم مجھ سے آگے نکل گئی تھیں۔ اس جملے میں

آپؐ نے گذشتہ ایک واقعہ کی طرف اشارہ فرمایا جب آپؐ حضرت ابو بکرؓ کے مکان پر تشریف لے گئے اور آپؐ نے حضرت عائشہؓ کے ہاتھ میں کوئی چیز دیکھی اور آپؐ کے مانگنے پر انہوں نے انکار کر کے بھاگنا شروع کیا۔ آپؐ بھی اُن کی طرف دوڑے مگر وہ ہاتھ نہ آئیں اور آگے نکل گئیں۔ یہ وہ باتیں ہیں جو گھر کو خوشگوار بنانے کے لیے کیا کرتے تھے۔ ہر کام میں آپؐ نے ہمارے سامنے اپنا اُسوہ قائم فرمایا ہے۔ یہ اُن لوگوں کیلئے بھی اُسوہ ہے جو اپنی بیویوں پر بڑی سختیاں کرتے ہیں۔ آج کل کے لوگوں کیلئے بھی یہ نمونہ ہے۔ عورتوں کے ساتھ یہ حسن سلوک اسلام نے سکھایا جس کا نمونہ آنحضرت ﷺ نے قائم فرمایا۔

اس سفر میں واقعہ افک کا ذکر بھی ملتا ہے۔ اس کی تفصیل یوں ہے کہ غزوہ بنو مصطلق سے واپسی پر منافقین کی طرف سے ایک اَور فتنہ کھڑا کیا گیا اور وہ اُم المومنین حضرت عائشہؓ پر جھوٹی تہمت کا واقعہ ہے۔

صحیح بخاری کی روایت کے مطابق حضرت عائشہؓ واقعہ افک کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی ازواج مطہرات کے درمیان قرعہ ڈالتے پھر ان میں سے جس کا قرعہ نکلتا تھا اُس کو رسول اللہ ﷺ اپنے ساتھ لے جاتے۔ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ آپؐ نے ایک غزوہ میں جانے کے لیے ہمارے درمیان قرعہ ڈالا اور قرعہ میرے نام نکلا۔ پردے کا حکم نازل ہو چکا تھا اور میں آپؐ کے ساتھ گئی۔ سفر کے دوران میں ہودج کے اندر بیٹھتی تھی اور لوگ میرے ہودج کو اُٹھا کر اونٹ پر رکھ دیتے تھے اور جہاں قیام ہوتا تو وہاں میرے ہودج کو اُتار کر نیچے رکھ دیتے تھے۔ غزوہ سے واپسی پر جب ہم مدینہ کے قریب پہنچے تو ایک رات آپؐ نے کُوچ کا حکم دیا۔ میں حوائج ضروریہ کے لیے باہر کی طرف چلی گئی اور جب میں واپس اپنی سواری کی طرف بڑھی تو اپنے سینے کو چھوا تو معلوم ہوا کہ میرا ظفار کے نگینوں کا ہار کہیں ٹوٹ کر گر گیا ہے۔ میں اُس کی تلاش میں واپس لوٹی۔ وہ لوگ جو میرے ہودج کو اُٹھایا کرتے تھے اُنہوں نے میرے ہودج کو اُٹھا کر اونٹ پر رکھ لیا جبکہ اُنہوں نے سمجھا کہ میں ہودج میں ہوں اور وہ چل دیے۔ میں نے اپنے ہار کو پا لیا اور جب میں پڑاؤ کی طرف واپس آئی تو وہاں کوئی نہ تھا سب جا چکے تھے ۔ میں اپنی اُسی جگہ پر چلی گئی جہاں میں بیٹھی تھی اور خیال کیا کہ جب وہ لوگ مجھے گم پائیں گے تو واپس لوٹ آئیں گے۔ اس دوران میری آنکھ لگ گئی اور میں سو گئی۔

صفوان بن معطلؓ کی لشکر کے پیچھے گری پڑی چیزوں کو اکٹھا کرنے کی ڈیوٹی تھی ۔ وہ جب صبح کو میرے ٹھکانے کے قریب پہنچے تو اُنہوں نے مجھے پہچان لیا کیونکہ پردے کے حکم سے پہلے اُنہوں نے مجھے دیکھا ہوا تھا۔ میں اُن کے اِنّا للہ پڑھنے کی وجہ سے بیدار ہو گئی۔ میں نے اپنی چادر سے اپنا چہرہ ڈھانک لیا اور اللہ کی قسم! ہم نے ایک بات بھی نہ کی۔ میں اُن کی اونٹنی پر سوار ہو گئی اور ہم سخت گرمی میں عین دوپہر کے

وقت جبکہ لشکر نے پڑاؤ کیا ہوا تھا لشکر کے پاس پہنچ گئے۔ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا ہلاک ہو گیا جو ہلاک ہو گیا اور وہ جس نے بہتان کا بڑا حصہ لیا۔ وہ عبد اللہ بن ابی سلول تھا۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ہم مدینہ پہنچے تو میں بیمار ہو گئی اور مجھے اس بہتان کا کچھ نہیں پتا تھا۔ بیماری میں مجھے بے چین کرنے والی بات یہ تھی کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ مہربانی نہیں دیکھ رہی تھی جو میں آپؐ سے دیکھا کرتی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آتے اور سلام کرتے۔ پھر فرماتے تمہارا کیا حال ہے؟ اور چلے جاتے۔ بس اتنا ہی تھا۔ یہ بات مجھے بے چین کرتی تھی۔

میں ایک دن اُمِّ مسطح کے ساتھ باہر گئی تو مجھے بہتان لگانے والوں کا علم ہوا۔ میں اپنے گھر میں واپس آئی تو رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے۔ میں نے کہا کہ آپؐ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ میں اپنے ماں باپ کے پاس جاؤں۔ آپؐ نے اجازت دے دی اور میں اپنے والدین کے گھر چلی گئی۔ میں نے اپنی ماں سے کہا کہ لوگ کیا باتیں کر رہے ہیں؟ ماں نے کہا کہ حوصلہ رکھو۔ پھر حضرت ابو بکرؓ نے میری آواز سُنی تو کہا کہ میری پیاری بیٹی! میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم اپنے گھر لوٹ جاؤ تو میں لوٹ گئی۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں ساری رات روتی رہی یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ اُس دن رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالبؓ اور حضرت اُسامہ بن زیدؓ سے مجھ سے قطع تعلق کے لیے مشورہ کیا۔ حضرت اُسامہؓ نے عرض کیا کہ وہ آپؐ کی زوجہ مطہرہ ہیں اور ہم بھلائی کے سوا کچھ نہیں جانتے۔ یہ سراسر جھوٹ اور بے بنیاد ہے۔ حضرت علیؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! اللہ نے آپؐ پر کوئی تنگی نہیں فرمائی اور ان کے سوا عورتیں بہت ہیں۔ آپؐ خادمہ سے پوچھیے وہ سچ کہے گی۔ آپؐ کے دریافت کرنے پر خادمہ نے کہا کہ خدا کی قسم! میں نے اُن کی کبھی کوئی ایسی بات نہیں دیکھی جس کو میں معیوب سمجھتی ہوں۔

اُسی دن رسول اللہ ﷺ نے منبر پر کھڑے ہو کر عبد اللہ بن ابی سے بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ اے مسلمانو کی جماعت! کون مجھے اُس سے بچائے گا جس کی طرف سے مجھے میرے گھر والوں کے بارے میں تکلیف پہنچی؟ اللہ کی قسم! میں اپنے گھر والوں کے بارے میں نہیں جانتا سوائے خیر کے۔ حضرت سعد بن معاذؓ نے کہا میں آپؐ کو بچاؤں گا۔ اگر یہ شخص ہمارے قبیلے اوس سے ہوا تو اُس کی گردن اُڑا دوں گا اور اگر وہ قبیلہ خزرج سے ہوا تو جس طرح آپؐ حکم فرمائیں ہم کرنے کو تیار ہیں۔ قبیلہ خزرج کے رئیس سعد بن عبادہؓ کھڑے ہوئے اور سعد بن معاذؓ کو کہا کہ تم نے جھوٹ کہا ہے۔ خدا کی قسم! تم ہمارے کسی آدمی کو قتل نہیں کر سکو گے۔ ان باتوں سے اوس و خزرج کے بعض لوگوں کو جوش آگیا اور قریب تھا کہ لڑائی ہو جاتی مگر آنحضرت ﷺ نے سب کو سمجھا بجھا کر ٹھنڈا کیا اور خاموشی سے تشریف لے گئے۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میرے آنسو تھمتے نہیں تھے اور نیند حرام ہوگئی۔ اسی حالت میں آپؐ میرے پاس تشریف لائے۔ تشہد پڑھا اور فرمایا کہ اے عائشہؓ! دیکھو تمہارے متعلق مجھے یہ یہ بات پہنچی ہے سو اگر تم بے گناہ ہو تو مجھے امید ہے کہ خدا ضرور تمہاری بریت فرمائے گا اور اگر تم سے کوئی لغزش ہوئی ہے تو خدا سے مغفرت مانگو کیونکہ جب بندہ توبہ کرتا ہے تو خدا اُس کی توبہ قبول کرتا ہے اور اُس پر رحم فرماتا ہے۔ میں نے اپنے والدین سے کہا کہ آپ رسول اللہؐ کو اس بات کا جواب دیں۔ دونوں نے کہا کہ ہمیں نہیں معلوم کہ ہم کیا جواب دیں۔ تب میں نے آپؐ سے کہا کہ مجھے تو اپنا معاملہ یوسفؑ کے باپ کا سا نظر آتا ہے جس نے کہا تھا کہ فَصَبۡرٌ جَمِیۡلٌ ؕ وَاللّٰہُ الۡمُسۡتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوۡنَ۔ پس صبر جمیل (کے سوا میں کیا کر سکتا ہوں) اور اللہ ہی ہے جس سے اس (بات) پر مدد مانگی جائے جو تم بیان کرتے ہو۔ پس میرے لیے بھی صبر ہی بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ ضرور جلد میری بریت فرمائے گا۔

پھر ابھی آپؐ اُٹھنے بھی نہ پائے تھے کہ آپؐ پر وحی کی حالت نازل ہوگئی اور آپؐ نے اس حالت کے بعد مسکراتے ہوئے فرمایا کہ عائشہؓ! خدا نے تمہاری بریت ظاہر فرمادی ہے۔

جب میری بریت ظاہر ہوگئی تو حضرت ابوبکرؓ بوجہ غربت مسطح بن اثاثہ کی مدد کیا کرتے تھے انہوں نے قسم کھائی کہ آئندہ اس کی مدد نہیں کروں گا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی کہ ایسا کرنا بالکل پسندیدہ نہیں ہے جس پر ابوبکرؓ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں چاہتا ہوں کہ اللہ میرے گناہوں کی پردہ پوشی کرے اور عہد کیا کہ آئندہ کبھی مسطح کا وظیفہ بند نہیں کروں گا۔

آخر میں حضور انور نے فرمایا: آج پھر میں دعا کی طرف یاددہانی کروانا چاہتا ہوں۔

بنگلہ دیش کے احمدیوں کیلئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کے حالات بھی جلد بہتر فرمائے۔ پاکستان کے احمدیوں کیلئے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کے حالات بھی بہتر فرمائے۔ فلسطین کے مظلوموں کے لیے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کی حالت پر بھی رحم فرمائے۔ مسلمان ممالک کیلئے (دعا کریں)۔ اللہ تعالیٰ ان کے لیڈروں کو عقل دے اور وہ عوام کے حق ادا کرنے والے بنیں، ظلم کرنے والے نہ بنیں کیونکہ ان کے ظلم کی وجہ سے ہی دشمنوں کو بھی جرأت پیدا ہوتی ہے کہ مسلمانوں پر ظلم کرتے چلے جائیں کیونکہ ان کو پتا ہے کہ خود حق ادا نہیں کر رہے تو ہمارے سے کس طرح حق مانگ سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مسلم امہ پر رحم فرمائے۔

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ! اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ نَحۡمَدُہٗ وَنَسۡتَعِیۡنُہٗ وَنَسۡتَغۡفِرُہٗ وَنُؤۡمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیۡہِ وَنَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنۡ شُرُوۡرِ اَنۡفُسِنَا وَمِنۡ سَیِّئَاتِ اَعۡمَالِنَا مَنۡ یَّھۡدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنۡ یُّضۡلِلۡہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشۡھَدُ اَنۡ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ وَالۡاِحۡسَانِ وَاِیۡتَآءِ ذِی الۡقُرۡبٰی وَیَنۡھٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡکَرِ وَالۡبَغۡیِ یَعِظُکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَذَکَّرُوۡنَ اُذۡکُرُوا اللّٰہَ یَذۡکُرۡکُمۡ وَادۡعُوۡہُ یَسۡتَجِبۡ لَکُمۡ وَلَذِکۡرُ اللّٰہِ اَکۡبَرُ۔